Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۱۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | یکم صفر ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۰ فتح ۱۳۵۹ہش ۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۷۹

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیماری سے نجات دلائے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے

حضور کی بیماری کا تذکرہ اور دعا کی تحریک

ربوہ ۵ فتح / دسمبر ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی ۔ نماز جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے اپنی صحت کے بارے میں بتایا ۔ حضور نے فرمایا کہ جب میں سفر پر روانہ ہوا تھا ۔ تو اس وقت بھی بیماری کی حالت میں روانہ ہوا تھا ۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے ۲۵ مارچ ۱۹۸۰ء کو گردے میں انفکشن کا حملہ ہوا تھا اس کے تین ماہ کے بعد جون کے آخر میں میں سفر پر روانہ ہوا تو اس وقت بھی ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ دس فی صدی بیماری ابھی باقی ہے ۔ اور دوا کا استعمال جاری رہنا چاہیئے ۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دوائی میں نے مزید دو اڑھائی ماہ استعمال میں رکھی ۔ اس کے بعد چھوڑ دی ۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں واپس آنے کے بعد ضروری ذمہ داریاں میرا انتظار کر رہی تھیں ۔ خدام و انصار کے اجتماعات تھے ۔ اس دوران یہ محسوس کیا گیا کہ گردے میں انفکشن پھر ہو گئی ہے ۔ ٹیسٹ کیا گیا تو انفکشن کی تصدیق ہو گئی ۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ڈاکٹروں کو کہا کہ اس ذمہ داری کی ادائیگی کے دوران میں دوائی نہیں کھاؤں گا ۔ کیونکہ اگرچہ یہ دوائی انفکشن دور کرتی ہے ۔ لیکن اس کے کھانے سے ضعف ہو جاتا ہے اور اس ضعف کی وجہ سے میں اجتماعات میں اپنی ذمہ داریاں صحیح طرح ادا نہ کر سکتا ۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ میں دوائی نہیں کھاؤں گا ۔

حضور نے فرمایا کہ اجتماعات کے بعد میں اسلام آباد گیا ۔ وہاں کافی سوزش اور تکلیف رہی ۔ جس کے علاج کے لئے ڈاکٹروں نے دو دوائیں دیں ۔ دونوں کمزور کرنے والی ہیں ۔ جس کی وجہ سے میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں ۔ حضور نے فرمایا کہ اس وجہ سے میں لمبا خطبہ نہ دے سکوں گا ۔

حضور نے فرمایا کہ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری سے نجات دے اور صحت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا کرے ۔ آمین

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ میں سورۃ بنی اسرائیل کی دو آیات کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انسان کو دو جنتیں ملتی ہیں ۔ ایک اس کی زندگی میں اور دوسری مرنے کے بعد ۔ حضور نے فرمایا کہ ہماری کوشش اور دعا یہ ہونی چاہیئے ۔ کہ ہم ایسے اعمال بجا لائیں جن سے دونوں جنتوں میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کبیر کے حقدار ٹھہر سکیں ۔ اور وہ راہیں اختیار کریں ۔ جو قرآن شریف نے بتائی ہیں اور جن پر چل کر ہم خدا تعالیٰ سے مل سکتے ہیں ۔ آمین

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۸ فتح / دسمبر ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت اقدس کو ابھی گردوں میں کچھ انفکشن ہے اور ضعف ہے ۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کو ہر دکھ اور تکلیف سے بچائے ۔ اور آپ کے تمام منصوبوں اور سکیموں کو اپنی خصوصی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے ۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں محترم مبارک احمد خان صاحب آف کیتھیڈرل مشن کیکنسر کے مرض میں مبتلا ہیں ۔ اب اس تکلیف نے شدت اختیار کر لی ہے ۔ ڈاکٹروں نے برقی شعاعوں سے جو علاج کیا ہے ۔ اس کی وجہ سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خوشیوں سے معمور کارآمد زندگی عطا فرمائے آمین

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب سے

چند ضروری گزارشات

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ جس کی بنیاد اعلائے کلمۂ اسلام پر رکھی گئی ہے ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر ۱۹۸۰ء) کو منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ آپ یہاں پہنچ کر ایک عظیم الشان نشان کو بچشم خود مشاہدہ کریں گے ۔ جس کی بابت خدا تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو الہاماً فرمایا تھا ۔

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔

انشاء اللہ تعالیٰ اکناف عالم سے لاکھوں کی تعداد میں طیور احمدیت اپنے پیارے امام کی آواز پر جمع ہوں گے ۔ لہٰذا اس روحانی اجتماع کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے بطور یاد دہانی چند ضروری امور احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں

۱۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے میں احباب جماعت کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے ایک ارشاد کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"جلسہ سالانہ کے دوران آپ نے شور نہیں کرنا ۔ آوازے نہیں کسنا ۔ جو راستے مقرر ہیں ان پر چلنا ہے نظریں نیچی رکھنی ہیں ۔ زبانوں سے شہد ٹپکانا ہے ۔ چہروں سے غصہ ظاہر نہیں کرنا ، خدا کے حضور میں ہر وقت عاجزی سے جھکے رہنا ہے ۔ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کا سبق سیکھنا ہے اور عزت نئی سلسلہ احمدیہ سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ان کے مطابق زندگی گزارنا ہے ۔" (خطبہ جمعہ ۱۶ نومبر ۱۹۷۹ء) (ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر ۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر ۔ سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت ۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم صفر ۱۴۰۱ھ
۱۰ فتح ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا پختہ عہد اور عزم صمیم

اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں کو عظیم الشان کامیابیوں اور فوز و فلاح کی بشارتوں سے نوازتا ہے اور ضرور نوازتا ہے لیکن ان بشارتوں کا پورا ہونا اس امر پر موقوف ہوتا ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کریں۔ جب تک وہ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرتے چلے جاتے ہیں وہ بشارتیں پوری ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جب وہ ایفائے عہد سے روگردان ہو جاتے ہیں یا اس میں غفلت برتنے لگتے ہیں تو پھر بشارتوں کا پورا ہونا بھی معرض التوا میں پڑ جاتا ہے۔ اسی لئے حقیقی مومن اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو خاص تعہد سے پورا کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اس خیال سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ کہیں ان سے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کی دانستہ یا نادانستہ خلاف ورزی نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد اور اسے بہر طور پورا کرنے کی اس اہمیت کے پیش نظر ہم محض حصول ثواب کی غرض سے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہوا ایک خاص عہد یاد دلانا چاہتے ہیں۔ چونکہ نیت محض حصول ثواب کی ہے اس لئے ہم وہ عہد اس امر کے باوجود یاد دلا رہے ہیں کہ ہمیں بخوبی علم ہے کہ احباب جماعت کو وہ عہد اچھی طرح یاد ہے اور اسے وہ اور ان کی نسلیں سال بہ سال خاص تعہد اور عزم صمیم کے ساتھ نبھاتی چلی آ رہی ہیں۔ اور ان میں بفضلہ تعالیٰ اپنے اس عہد کو پورا کرنے کا جوش سال بہ سال بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے وہ عہد باندھنے کا حکم خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دیا تھا۔ اس عہد کا تعلق سال بہ سال اپنے انتہائی مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ میں شمولیت سے ہے۔ چنانچہ جب حضور اقدس نے خدائی اذن کے ماتحت جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تو اپنے متبعین کو مخاطب کر کے انہیں اس میں سال بہ سال شامل ہونے کا عہد باندھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

"حتی الوسع والطاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کر لیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں۔"

(آسمانی فیصلہ)

یہ عہد باندھنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس لئے دیا کہ اسلام کے ساری دنیا میں غالب آنے کا اس الٰہی جلسہ سے گہرا تعلق ہے اسی لئے حضور اقدس نے غلبۂ اسلام کے ضمن میں جلسہ سالانہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ . . . . . اور اس کے لئے قومیں تیار ہوں گی جو عنقریب اس میں آملیں گی یہ خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

ہمارے مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ کی اس عظمت و اہمیت کے پیش نظر کہ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے اس نے قومیں تیار کی ہیں جو حسب وعدۂ الٰہی اس میں ہر سال آشامل ہوتی ہیں اور ان قوموں کی تعداد بفضلہ تعالیٰ بڑھتی چلی جا رہی ہے اور ان قوموں کے اس میں آشامل ہونے سے اسلام کا بتدریج ظاہر ہونے والا غلبہ آشکار ہوتا چلا آ رہا ہے اور ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوتا چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ اپنے اس عہد کو جو انہوں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت سے متعلق اپنے خدا سے باندھ رکھا ہے کبھی فراموش کر سکیں یا اسے پورا کرنے سے غافل ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر سال ہی اس میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں اور آتے بھی ہیں ہر سال پہلے سے بڑھ کر تعداد میں۔ سو انشاء اللہ العزیز امسال بھی وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے اور آئیں گے بھی پہلے سے کہیں بڑھ کر تعداد میں وہ کیوں نہ آئیں جبکہ وہ سارا سال اپنے اس مقدس و بابرکت جلسہ کے انتظار میں ہی گزارتے ہیں۔

اب جبکہ جلسہ کے دن قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں اور احباب کی انتظار کی طویل گھڑیاں ختم ہوا چاہتی ہیں۔ احباب نے ابھی سے ربوہ پہنچنا شروع کر دیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز ان کی تشریف آوری کا سلسلہ اب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے دور دراز علاقوں تک سے لوگ کھنچے چلے آئیں گے اور اسود و احمر سب ایک ہی مرکز پر آ جمع ہوں گے اور باہمی محبت و اخوت کے ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی شکل اختیار کر لیں گے۔ اور اس کی گہرائی و گیرائی کو دیکھ دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے اور خدائی وعدوں کے پورا ہونے پر اپنے صادق الوعد خدا کے حضور سجدات شکر بجا لائیں گے اور اس کی تحمید و تمجید سے یہاں کی فضاؤں کو جو ذکر الٰہی سے پہلے ہی معمور رہتی ہیں اور زیادہ معمور کر دکھائیں گے اور انشاء اللہ العزیز اس کثرت اور جذبہ و جوش سے ذکر الٰہی بلند ہوگا کہ لاکھوں سینوں میں پیدا ہونے والی گونج ملاء اعلیٰ میں بھی پہنچے گی اور ملائکۃ اللہ آسمانوں میں اس کا چرچہ کریں گے۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

ہمارا جلسہ سالانہ

بابرکت اور مقدس جلسہ ہے یہ ہمارا
ہم سب ہیں اسکی رونق ہم سب کو ہے یہ پیارا

ہر سال ہے یہ آتا بچھڑوں کو ہے ملاتا
نزدیک و دور سے ہے یہ سب کو کھینچ لاتا

اس کا نہ کوئی ہمسر، اس کا نہ کوئی ثانی
ہم سب فدا ہیں اس پہ یہ اپنا یار جانی

ہم سال بھر برابر ہیں انتظار کرتے
ربوہ میں ہیں پھر آ کے آنکھیں نثار کرتے

تانتا لگا ہوا ہے مخلوق آ رہی ہے
کثرت میں ایک وحدت جلوہ دکھا رہی ہے

قبلہ ہے ایک سب کا کعبہ ہے ایک سب کا
ملجا ہے ایک سب کا، ماوٰی ہے ایک سب کا

کانوں میں گونجتے ہیں اخلاص کے ترانے
ملتے ہیں جب گلے سے دو احمدی پرانے

عشق نبیؐ نے سب کو دیوانہ کر دیا ہے
اپنی ضرورتوں سے بیگانہ کر دیا ہے

صلّ علیٰ محمدؐ ورد زباں ہے ہر دم
عشق رسولِ اکرمؐ ہوتا نہیں کبھی کم

یہ حامیٔ رسالت، یہ خادمِ خلافت
یہ پیکرِ اطاعت، تصویرِ آدمیت

انسانیت کا ان کے اخلاق سے بھرم ہے
یہ ہیں فدائے ملت ان کو ہر اک کا غم ہے

یہ ہادیٔ زماں کی تسبیح کے ہیں دانے
بانٹے ہیں جس نے آ کر الفت کے یہ خزانے

سب مسجدوں کی رونق ہے ان کے دم قدم سے
کرتے ہیں سجدہ گاہیں تر اپنی چشم نم سے

تکبیر کی صدائیں کانوں میں آ رہی ہیں
نزدیک و دور جا کر دل کو لبھا رہی ہیں

مشرق سے تا بہ مغرب جس سمت جاؤ گے تم
یہ سوز یہ محبت ڈھونڈے نہ پاؤ گے تم

یہ جلسۂ مبارک ہے یادگار ہادی
اس مجلسِ عمل کی بنیاد جس نے ڈالی

(سلیم شاہجہان پوری ادیب فاضل منشی فاضل نوابشاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیاد ذیل مستانِ محمدؐ

مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو پندرھویں صدی ہجری شروع ہو گئی ہے یکم محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ہجری کی تاریخ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر پورے چودہ سو سال بیت کر پندرھویں سو سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ ان چودہ صدیوں کے دامن میں انسانی تاریخ کی کتنی ہی سبق آموز داستانیں سمٹی ہوئی ہیں۔ کتنے ہی انقلابات کا خاکہ ذہن میں ابھرتا ہے۔ اس میں وہ دور بھی شامل ہے جب اسلام بامِ عروج پر پہنچا۔ جب مسلمانوں نے اپنے فکری انقلاب ذہنی تغیر اور عظیم کارناموں سے ساری دنیا کی راہنمائی کی اور وہ دور بھی شامل ہے جب مسلمان اسلام کے ابتدائی اصولوں اور حسین تعلیم سے ہٹ گئے اور ذلت و گمراہی اور غلامی ان کا مقدر بن گئی۔

پندرھویں صدی کے سورج کی کرنیں ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ ہم ماضی کا جائزہ لیں اور آئندہ کے لئے تیاری کریں۔ گزرنے والی صدی کے اوائل میں اس ہزار سالہ فیج اعوج کے دور کا خاتمہ ہو گیا۔ جس کی خبر مخبرِ صادق آنا ئے دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ چودھویں صدی کے اوائل میں وہ دور ضلالت و گمراہی آخری سانس لے رہا تھا۔ اس وقت پریشان حالی اسلام اور تحطِ المسلمین پر بہت سے دردمند دل نوحہ کناں تھے اور مسجدیں مرثیہ خواں تھیں کہ

"نماری نہ رہے" اور

"اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

کا غلغلہ بلند تھا اور

"وہ دین کہ نکلا تھا تیری شان و شکوہ سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے"

کی پکار سنی جا رہی تھی اور اس وقت امتِ مسلمہ کے دل کی یکجائی آواز کسی کو بلا رہی تھی۔ وہ ایک دورِ خسروی کی آرزو مند تھی اور "مسلماں را مسلماں باز کردند" کے ایوان پر در نظارہ کی منتظر۔

ملت قرآن کریم۔ احادیث نبوی۔ بزرگان علمائے امت اہل کشوف و رؤیا بزرگانِ دین متقین۔ اولیائے کرام۔ صوفیائے عظام اور صلحائے ذی الاحترام نے بڑی تحدی بڑے زور اور بڑی تاکید کے ساتھ چودھویں صدی ہجری کی اہمیت واضح کی۔ واشگاف الفاظ میں اس کی عظمت بیان کی بڑے تواتر کے ساتھ شہادات دیں اور یہ معزز و محترم صدی اپنے جلوہ میں روحانیت کا چمکتا ہوا بدرِ کامل لے کر طلوع ہوئی۔ جس کی مسحور کن روشنی اور تابناک کرنوں نے اقصائے عالم کو منور کیا اور سعید الفطرت اور نیک طبع دلوں پر نقش دوام چھوڑ گئی اور یہ اسی نور کا پرتو تھا جو چودہ صدیاں قبل افقِ عالم پر جلوہ فگن ہوا تھا۔ اس پرتوِ نور سے روحانی دنیا از سرِ نو استوار ہوئی اور گزشتہ ایک ہزار سالہ دورِ ضلالت و گمراہی نے آخری ہچکی لے کر دم توڑ دیا۔ چودھویں صدی کے ابتدائی چند سال اس کے باقیات تھے اور اس دور برق و شرر میں زندگی بسر کرنا بڑی ہمت کا کام تھا۔ بالخصوص ایک ایسے انسان کے لئے ایک ایسے اللہ تعالیٰ کے بندے کے لئے جو قال اللہ اور قال الرسول پر عمل کرنے کا دائی ہو اور جس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بسر ہوتا ہو۔ جس کا اوڑھنا بچھونا رضائے الٰہی ہو اور پھر اس کی سعی فضل اللہ مشکور بھی ہو۔ ایک ایسا انسان جس کی زندگی اپنے خالق و مالک کی اطاعت کے لئے وقف ہو۔ لاریب ایسا صافی و مصفّٰی انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ وہ انسان جس نے دنیا والوں کی خشمگیں نگاہوں علی الاعلان مخالفتوں اور تعصب و بربریت کی تند و تیز آندھیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا دامن نہ چھوڑنے کا عزم صمیم کر رکھا ہو۔ نامساعد حالات مصائب و آلام اور طوفانی جھکولوں کے باوصف وہ اپنا چراغ جلائے چلا جا رہا ہو اور اس پر مصر ہو کہ انشاء اللہ العزیز بتوفیقہٖ یہ چراغ جلتا چلا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی رضا اس کے شاملِ حال ہے میں سمجھتا ہوں۔ بلکہ میں کیا ہر صاحبِ حال یہ سمجھ سکتا ہے کہ ایسا انسان انجام کار کامیاب و کامران اور سرخرو ہو گا۔ کیونکہ تاریخ کے صفحات نے ان گنت مناظر اور لاتعداد واقعات ابتدائے آفرینش سے محفوظ کر رکھے ہیں کہ

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

کا نعرہ بلند کرنے والے پاکباز و پاک طینت انسان ہی بالآخر فائز المرام ہوئے اور خدائے لم یزل کی اس تجلی کا پرتو ہر ذی ہوش انسان نے ہر دور میں بچشم خود ملاحظہ کیا کہ وہ ذات پاک فعّال لّما یرید ہے اور اس سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ اس حیّ و قیوم نے ہمیشہ ہی لطف و کرم کا سلوک فرمایا ہے اور یہ لطف و کرم ایک فرد کے ساتھ ہی مختص نہیں ہے بلکہ اگر ان صفات سے متصف اور اس رنگ میں رنگین انسان بہت سے ہوں اور ایک ہاتھ کے نیچے جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے بجویاں اور اس کے پاک رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں دامے درمے قدمے سخنے سرِ تسلیم خم کرنے والے ہوں تو یہ منظر اور بھی جذبات و کیف کا حامل ہو جاتا ہے اور رحمت خداوندی تواتر کے ساتھ ایسے اصحاب الصفہ کی معین و مددگار ہو جاتی ہے۔ گزرے زمانوں سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے اور موجودہ دور میں بھی اس کی امثلہ موجود ہیں۔

۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کے آخری دنوں میں جماعت احمدیہ کا اٹھاسیواں جلسہ سالانہ ان مثالوں میں سے ایک کہا جا سکتا ہے یہ اجتماع خالصتاً تائید حق اور اعلائے کلمۃ الاسلام کی بنیاد پر چودھویں صدی کی ابتدا میں شروع کیا گیا تھا۔ ۱۸۹۱ء میں پہلا اجتماع مسجد اقصیٰ قادیان میں ہوا جس میں حاضرین کی تعداد ۷۵ تھی۔ اور اس بابرکت جلسہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ:۔

"..... ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں ..... مگر دیکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی غرض تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے ..

. . . . . .

اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں ملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ....."

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۶ء)

اس وقت سے لے کر اب تک کہ ۱۹۸۰ء کا سال ہے یہ ۸۴ سال ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور بانی جماعت احمدیہ کے فرمودہ کے مطابق یہ مقدس و بابرکت اجتماع باوجود تندی باد مخالف کے اسوائے چند سالوں کے جن میں بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے یہ جلسہ معین تاریخوں میں منعقد نہ ہو سکا ہر سال اپنے مقررہ دنوں میں ہوتا چلا آ رہا ہے اور خدائے بزرگ و برتر پہلے سے زیادہ افضال و برکات کے ساتھ اس جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کا حافظ و ناصر ہوتا ہے اور ہر کوئی یہ محسوس کرتا ہے کہ "یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" اور یہی نہیں بلکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس جلسہ کی بنیاد رکھتے وقت اس اجتماع میں شامل ہونے والوں کے لئے دعائیں کی تھیں جن کی تاثیر آج بھی اسی طرح ہر کہ و مہ پر عیاں ہے فرمایا:۔

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کی ہر یک ضعیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں اپنے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت و طاقت تجھی کو ہے آمین"

(اشتہار ۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء)

چشم بینا اور دردمند دل رکھنے والے لاکھوں افراد سے ذرا استفسار تو کیجئے وہ دل کی گہرائیوں سے اس حقیقت کا اعتراف کریں گے کہ انہوں نے قدم قدم پر ہر آن اور ہر لمحہ ان مخلصانہ دعاؤں کے جلوے دیکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم موسلا دھار بارش کی طرح ان پر ہوا ہے اور وہ یہ بھی تسلیم کریں گے۔ کہ ہمارا یہ بابرکت اجتماع ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں، رحمتوں اور اس کے افضال و برکات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

ذرا تصور تو فرمایئے کہ ۱۸۸۹ء میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت بانیٔ سلسلہ نے بمقام لدھیانہ بیعت لی۔ اور چند غیر معروف اور غریب لیکن مخلص لوگ جن کے دل میں اسلام کا درد تھا بیعت میں شامل ہوئے۔ ۱۸۹۱ء میں پہلا جلسہ ہوا۔ جس میں ۷۵ نفوس شامل ہوئے۔ ان دنوں مہمانوں کا خرچ حضور اپنے پاس سے کیا کرتے تھے اور بسا اوقات مصارف کے لئے کچھ پاس نہ ہوتا۔ ۱۸۹۲ء میں اشاعت اسلام کے لئے حضور نے چندہ کی تحریک فرمائی اس ارشاد کے ساتھ کہ کوئی صاحب مجبوراً وعدہ نہ کریں۔ بلکہ اپنی خوشی دلی بشاشت سے حسب توفیق چندہ لکھائیں۔ چنانچہ ۹۳ دوستوں نے چندہ ادا کرنے کا وعدہ کیا جو ۵ پیسے ماہوار۔ چار آنے ماہوار ایک روپیہ ماہوار کی شرح سے تھا۔ صرف ایک دوست کا وعدہ دس روپے ماہوار تھا اور ایک ماہ کے چندہ کی میزان ستر روپے دو آنے چار پائی تھی یعنی سالانہ چندہ آٹھ صد اکتالیس روپے بارہ آنے تھا۔

(اشتہار ضروری مضمولہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳)

اور ابتدائی دس بارہ سالوں میں چراغ سے چراغ جلتا رہا۔ لیکن مجموعی طور پر افراد اور اموال کی تعداد محدود رہی لیکن معاملہ خدا دارم چہ غم دارم کا تھا اس لئے یہ سلسلہ رواں دواں رہا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے خوش کن اور مسرت افزاء وعدے ساتھ تھے۔ اور وہ وعدے اس قسم کے تھے۔

(۱) "یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۱)

(۲) "وَسِّعْ مَکَانَکَ۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲)

(۳) "خدا تجھے بکثرت کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔"

(۴) "قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(۵) "خدا..... تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

(۶) "اب اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ اسلام کو کل ملتوں پر غالب کرے اس نے مجھے اسی مطلب کے لئے بھیجا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۲)

(۷) "اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو جملہ دینوں اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(۸) "اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے پاک اور روشن چہرہ سے یہ سب گرد و غبار دور کرے اور اس کی خوبیوں اور حسن و جمال سے دنیا کو منور کرے چنانچہ اسی غرض اور مقصد کے لئے اس نے اپنا یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور مجھے چاہا ہے تا میں عملی سچائیوں اور زندہ نشانات کے ساتھ اسلام کو غالب کروں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۶)

(۹) دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ (یعنی اسلام) اور ایک ہی پیشوا۔ (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین مطبوعہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۵)

یہ تھے ابتدائی وعدے اور خدائی ارشادات۔ اُن ان گنت وعدوں، بشارتوں اور خوشخبریوں میں سے جو مسلسل و متواتر زندگی کے آخری لمحے تک جنت نما کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جاتی ہیں۔

اور اب خدا کا ایک نظر اس سلسلہ اور جماعت کی وسعت پر ڈالئے جائیے جس کی بنیاد ایزد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ۱۸۸۹ء میں بروایت حضرت منشی ظفر احمد صاحب ایک جمعہ کے دن ایک چھوٹی سی مسجد میں صرف تین آدمی تھے۔ اور یہ مسجد حضور ہی کے مکان کا ایک حصہ تھی۔ جس میں پندرہ بیس آدمیوں کی گنجائش تھی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے بیشتر ممالک میں ہزاروں احمدی مساجد قائم ہیں جن میں ہر وقت اللہ اور اس کے رسول کا نام بلند ہوتا رہتا ہے اور جو تبلیغ و اشاعت اسلام کا مرکز ہیں اور یہ بابرکت سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مصلح موعود کے بابرکت دور خلافت میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت مشن کو آگے بڑھایا۔ حال ہی میں آپ نے سہ براعظمی سفر کے دوران ساحل کے قیام کی سعی بلیغ فرمائی کئی مساجد کی تعمیر کے منصوبے بنائے۔ افتتاح کیے اور ۵۰۰ سال کے بعد سرزمین سپین میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھا اور نصف نہار کے بعد پہلی دفعہ اللہ اکبر کی صدا سرزمین سپین میں بلند ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۶ء میں یہ وعدہ دیا "میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا۔" وہ جلسہ سالانہ جس کی ابتداء پچھتر نفوس سے ہوئی تھی۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ لاکھ سے زائد نفوس پر محیط ہوتا ہے اور یہ تعداد وقت کے ساتھ مائل بہ ترقی ہے۔ ابھی چند روز ہوئے ہمارے پیارے امام نے اس توقع کا اظہار فرمایا کہ انشاء اللہ ۱۹۸۰ء کا جلسہ سالانہ عددی لحاظ سے پہلے سے بڑھ کر ہوگا۔

۱۸۸۶ء میں ہمارے پیارے خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے کو خبر دی تھی اور وعدہ فرمایا تھا کہ

"خدا..... تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔"

اور آج یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اور جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے غلبہ اسلام کے لئے تن من دھن نچھاور کر رہی ہے اور اسلام کے مقابلہ پر ہر مکتبہ فکر کو اپنے مقابل بلانے والی یہی ایک جماعت ہے جس کے امام نے اسلام کی برتری ثابت کر دی ہے اور دیگر مذاہب والوں کو للکارا ہے کہ وہ اسلام کے مقابل آئیں اور اپنی برتری ثابت کریں۔ انہوں نے قرآن کریم ہاتھ میں لے کر امن کا پیغام دیا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کئے بغیر دنیا امن حاصل نہیں کر سکتی انہوں نے ساری دنیا کو غلبہ اسلام کی بشارت دی ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں اور بشارتوں کے عین مطابق وقوع پذیر ہو رہا ہے حضرت اقدس کو آج سے قریباً ایک صدی قبل دی گئی تھیں۔

فَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا۔
وَنِعْمَ مَا ...

وہ سچے وعدوں والا منکر کہاں کدھر ہیں

(باقی)

دعائے نعم البدل

مکرم مولوی امیر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ خلیل آباد کالونی ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) کے فرزند برادرم مکرم محمد حنیف صاحب قمر حال کراچی کے ہاں مردہ بچی پیدا ہوئی ان کی اہلیہ کافی عرصہ بیمار رہی۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں صحت عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے نعم البدل سے نوازے آمین۔

عبدالحمید مبشر خلیل آباد کالونی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر۔

الفضل میں اشتہار دیجئے
کراچی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک نمبر ۱۸۴ ضلع بہاولنگر)

قرآن کریم کی سورۃ محمدؐ کے دوسرے رکوع کی آخری آیت کا پہلا حصہ زیب عنوان ہے جس میں یہ پُرشوکت اعلان فرمایا گیا ہے کہ "فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں صرف وہی عبادت و اطاعت اور محبت کے لائق ہے۔

"اِلٰہٌ" کے معنی ہوتے ہیں معبود مطلوب۔ مقصود اور مُطاع (جس کی اطاعت کی جائے)۔ کائنات کی ہر چیز کا نقطۂ مرکزی اور محور اللہ ہے۔ انسان اور دنیا کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیلئے پیدا کی گئی ہے اور ہر چیز پر غور کیا جائے تو اس سے قدرت خداوندی ظاہر ہوتی ہے۔ سب نبی اور رسول کلمہ توحید "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کی منادی کرنے کے لیے آتے رہے ہیں قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا اعلان فرمایا گیا ہے حق تعالیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

(۱) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ (انبیاء ع۲)

یعنی ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے ہیں ہم ان میں سے ہر ایک کی طرف یہ وحی کرتے تھے کہ حقیقت یہ ہے کہ میں ایک ہی ہوں پس میری عبادت کرو

(۲) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج (کہف ع۱۲)

تو (انہیں) کہہ (کہ) میں صرف تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں (فرق صرف یہ ہے کہ) میری طرف (یہ) وحی (نازل) کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی (حقیقی معبود) ہے۔"

(۳) قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ (الانعام ع۳)

"(ان سے) کہہ دے کہ وہ (یعنی خدا) تو اپنی ذات میں صرف اکیلا خدا ہے اور میں تو ان چیزوں سے جن کو تم خدا کا شریک بناتے ہو بیزار ہوں"

اللہ تعالیٰ کی آخری اور ابدی اور کامل و اکمل شریعت قرآن مجید میں کئے گئے ان کفر سوز اور شرک و باطل شکن اعلانات توحید باری سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے نازل فرمایا ہے کہ آپؐ اور آپ کے خدام کے ذریعہ دنیا سے ہر قسم کے شرک، بُت پرستی، غیر اللہ کی پرستش، معبودان باطلہ کی پوجا اور خدا کے سوا ہر ہستی کے رُعب و خوف اور تسلط کو ختم کر دیا جائے اور ایک ہی معبود و مسجودِ حقیقی اللہ احد صمد کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے اور توحید خالص کے نور سے معمورہ عالم کو بقعۂ نور بنا دیا جائے یہی وہ غرض ہے جس کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ کو مبعوث کیا گیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:-

(۱)۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے

- - - - - - - - - - (الوصیت ص۱)

(۲)۔ "دار النجات میں داخل ہونے کیلئے دروازہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔ (حجۃ الاسلام ص۱۳)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو یہ عظیم الشان تحریک مورخہ ۲ نومبر ۱۹۸۰ء کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے جبکہ چودھویں صدی ختم ہونے میں ایک ہفتہ باقی تھا فرمائی کہ تمام احباب جماعت احمدیہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کرتے ہوئے چودھویں صدی کو الوداع نہ کریں۔ اور اسی مبارک مکرمت جاری رکھتے ہوئے پندرہویں صدی ہجری کا استقبال کریں اس ورد کے بارے میں یہ ہدایت ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ نہ دل میں ورد کرنا ہے اور نہ بہت اونچی آواز میں بلکہ ہلکی اور آہستہ مگر قدرے بلند آواز میں یہ ورد کرنا ہے اور اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اور سوتے اور جاگتے وقت ہر لمحہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کرتے ہوئے گزارنا ہے۔ تاکہ دنیا کی ساری فضا اس ذکر مقدس سے بھر جائے۔ دلوں میں محبت الٰہی اور توحید خداوندی کا نقش قائم ہو جائے آخر میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے مفہوم کو سمجھ کر پڑھنے اور حقیقی فائدہ اٹھانے کے لیے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں اس مقدس کلمہ کی مختصر تفسیر پیش کی جاتی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں کہ

"جب زید و بکر کا خوف درمیان ہے تب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا نقش دل میں نہیں جم سکتا یہ جو رات دن مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تحریص اور تاکید ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ بغیر اس کے کوئی شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی جب آدمی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہو کر انسان صرف اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے سوا سب اسکی نظروں میں ہیچ ہو جاتے ہیں پس وہ شجاعت اور بہادری کے کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اس کو ڈرا نہیں سکتا

(ملفوظات جلد ۱ ص۳۹۱)

"اپنے خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے (ملفوظات جلد سوم ص۱۸۵)

ہمارا کارساز اللہ ہمارا حاجت روا اور مشکل کشا ہمارا سہارا ہمارے نفع و نقصان کا مالک سب پیاروں سے بڑھ کر پیارا ہماری زندگیوں کا مقصود ہماری خواہشات کا مرکز ہماری عبادت و اطاعت کا حقدار ہمارا مسجود مطلوب ہماری تمناؤں اور امیدوں کا محور صرف اور صرف ہمارا اللہ ہے ہمارے دلوں کی دھڑکن اور ہماری روحوں کی پکار یہی ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مجالس خدام الاحمدیہ وصولی کیطرف توجہ فرمائیں

خدا تعالیٰ کے فضل سے نیا سال شروع ہو چکا ہے اور قائدین اضلاع۔ قائدین مقامی و نگران حلقہ جات اس امر کی طرف خاص توجہ فرمائیں کہ خدام سے چندہ حسب شرح وصول ہو کر ماہ بماہ مرکز میں پہنچتا رہے۔

مرکز کیلئے یہ امر اس لحاظ سے قابل فکر ہے کہ خدام پر اکٹھا چندہ دینے سے بوجھ بڑھ جاتا ہے اور وصولی کرنی بھی مشکل ہو جاتی ہے لہٰذا گذارش ہے کہ وصولی چندہ کا کام فوری طور پر شروع فرما دیں

جزاکم اللہ خیراً

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

لجنات کیلئے ضروری اعلان

یقیناً آپ جلسہ سالانہ پر آنے کی تیاری میں مصروف ہوں گی اس بات کا جائزہ لینا بھی آپ کا فرض ہے کہ

آپ ایک پردہ دار احمدی ہیں

(سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

خدام ماہ دسمبر ۸۰ء میں کتاب تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد اور ماہ جنوری ۸۱ء میں کتاب شمائل احمد کا مطالعہ کریں

یہ کتب مرکز سے مل سکتی ہیں

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ برائے سال ۸۰-۱۹۸۱ء

— (۲) —

شق نمبر ۴

انفرادی مطالعہ کی طرف خاص توجہ دیں - کشتی نوح اور منہاج الطالبین اجلاسوں کے علاوہ ہر خوانده بہن کے زیر مطالعہ ہوں اور ماہوار رپورٹوں میں اس کی اطلاع دی جائے

شق نمبر ۵

(امتحان)

اس سال امتحان کے صرف دو معیار مقرر کئے گئے ہیں اوّل اور دوم ہر دو معیاروں کے نصاب درج ذیل ہیں - (نوٹ :- دونوں معیاروں میں شمولیت کی وضاحت لائحہ عمل ۸۰-۸۱ء میں ملاحظہ کیجئے)

نصاب امتحان معیار اوّل :-

(i) قرآن کریم - پارہ نمبر ۲۶ مع ترجمہ اور تفسیری نوٹس

(ii) کلام - منہاج الطالبین از حضرت مصلح موعود رضی

(iii) انڈیکس تفسیر صغیر صفحہ ۲۲ پر ام القریٰ کے زیر عنوان دیئے گئے عنوانات جو تعداد میں ۱۲ ہیں - انکی وضاحت تفسیری نوٹس سے نیز سلسلہ کے لٹریچر کے مطابق

(iv) عربی قصیدہ فی مدح خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے ۲۰ اشعار باترجمہ حفظ کریں اس قصیدہ کا پہلا مصرعہ یہ ہے

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ - .....

نصاب امتحان معیار دوم :-

(i) قرآن کریم - پارہ نمبر ۹ باترجمہ از تفسیر صغیر (بغیر نوٹس)

(ii) کشتی نوح - از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(iii) نماز باترجمہ مکمل - نماز کی فرضیت اور اہمیت از روئے قرآن کریم و حدیث

(iv) خدا تعالیٰ کے تمام نام باترجمہ یاد کئے جائیں -

(سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

موصیان کرام اور احباب جماعت توجہ فرمادیں

قاعدہ نمبر ۳۹ کے الفاظ درج ذیل ہیں -

"کسی موصی کی میت جو کسی دوسری جگہ بطور امانت دفن کی گئی ہو تو کم از کم ۱۰ ماہ گذرنے کے بعد اس کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لانے کیلئے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا اور بلا حصول اجازت میت کو نہیں لایا جائیگا

(بمطابق ضمیمہ الوصیت شق نمبر ۵)

مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق ورثاء کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنی امانتاً تدفین شدہ نعش کو بغیر حصول اجازت از مرکز ربوہ نہ لائیں - نعش کو ربوہ لانے سے کم از کم ایک ماہ قبل مرکز سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے

بعض دوست نعش کو بغیر تصفیہ جائیداد اور بغیر حصول اجازت ربوہ لے آتے ہیں جس کی وجہ سے دفتر کو اور ورثاء کو پریشانی اٹھانی پڑتی ہے اس لئے اس امر کو دوست مدنظر رکھیں -

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد صاحب محترم مولوی نواب الدین صاحب آف دھرم کوٹ عرصہ آٹھ ماہ سے بوجہ فالج بیمار ہیں - فالج کا حملہ تین دفعہ ہو چکا ہے اس وقت زبان بھی بند ہے احباب کرام سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ درد دل سے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو صحت کامل عطا فرمادے آمین (نصیر احمد کارکن نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ)

آپ جلسہ سالانہ پر کیوں آرہے ہیں؟

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں)

آپ جلسہ سالانہ پر اس لئے آرہے ہیں کہ :-

۱- ایسے حقائق اور معارف سنیں جو ایمان اور یقین اور معرفت کی ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں"

۲- "طلب علم اور مشورہ امداد اسلام اور ملاقات اخوان کے مواقع میسر ہوں"

۳- "آپ میں سے ہر ایک کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور آپ کی معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو"

۴- "جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں گذشتہ سال داخل ہوئے ہیں پرانے بھائی ان کا منہ دیکھ لیں اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ مودت و محبت ترقی پذیر ہو"

۵- (امام وقت کی طرف سے) دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف انہیں کھینچے اور اپنے لیے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے"

۶- "اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے موت آخرت مکروہ معلوم نہ ہو"

۷- "جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر گیا ہو اس جلسہ میں اس کے لیئے دعائے مغفرت کی جائے"

۸- (امام وقت کی طرف سے) تمام بھائیوں کو روحانی سوز و گداز کرنے کیلئے اور خشکی اور نفاق اور اضطراب کو درمیان سے اٹھا دینے کیلئے بدرگاہ رب العزت کوشش کی جائے"

اس لئے آپ کو چاہیئے کہ آپ :-

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے ..... اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

(افسر جلسہ سالانہ)

دعائے مغفرت

نعائمکار کے والد صاحب چوہدری محمد اسماعیل خان صاحب کاٹھگڑھی (جنہیں ۱۹۴۴ء میں احمدیت میں شمولیت کا فخر حاصل ہوا تھا) پسر چوہدری جمال دین خان صاحب کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۴/۱۱/۸۰ سوموار کو کوئٹہ میں انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بوجہ موصی ہونے کے میت کا تابوت مورخہ ۲۶/۱۱/۸۰ بروز بدھ بذریعہ جناح ایکسپریس ربوہ لایا گیا - مسجد مہدی کے قریب نماز جنازہ محترم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ موصیان میں تدفین عمل میں آئی

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(چوہدری محمد ابراہیم خان کاٹھگڑھی سرور بہادر خان سٹی ٹوبیکو کوئٹہ حال ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ مرکزیہ

عنوان غزوہ تبوک و جنگ موتہ

حجم - دس ہزار الفاظ

انعامات - اوّل ۷۰۰/- روپے، دوم ۵۰۰/- روپے، سوم ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ۸۱ء ہے - (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۶۷

میں امۃ الحئی زوجہ ملک خورشید احمد صاحب قوم کھوکھر زرعی پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۸/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) ایک پختہ مکان نمبر ۱۴ گنج مغلپورہ لاہور مالیتی اندازاً ۲,۵۰,۰۰۰/- روپے (حق مہر ۴۰/- روپے کے عوض یہ مکان میرے خاوند نے مجھے دیا ہے)

(۲) ۰۰ چوڑیاں طلائی وزن ۲ تولہ اندازاً قیمت ۴۰۰/- روپے

(۳) ایک جوڑی بالیاں ½ تولہ اندازاً قیمت ۱۰۰/- روپے

(۴) انگوٹھی طلائی ½ تولہ اندازاً قیمت ۱۱۰/- روپے کل مالیت ۲,۵۶,۶۰۰ روپے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- امۃ الحئی مکان ۱۴ گلی ۱۲ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد ۱ :- ملک خورشید احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۵۵۷۳۔

گواہ شد ۲ :- ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۱۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۵۶۸

میں امۃ الرشید بیوہ ڈاکٹر محمد یعقوب بیگ صاحب قوم کھوکھر زرعی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴ ریس کورس روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۷۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

(۱) حق مہر مبلغ دو ہزار روپے ۲,۰۰۰

(۲) زیور طلائی چوڑیاں وزنی سات تولہ مالیتی ۱۰,۵۰۰/- روپے

(۳) نقد ۱۰,۰۰۰/- روپے کل جائیداد ۲۲۵۰۰ روپے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں"

اس وقت مجھے مبلغ سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- امۃ الرشید بیوہ ڈاکٹر محمد یعقوب بیگ صاحب لاہور

گواہ شد ۱ :- ملک عبدالمالک۔ وصیت نمبر ۱۷۲۴۔

گواہ شد نمبر ۲ :- مجید احمد بٹ صدر موصیان حلقہ کینال پارک لاہور وصیت ۱۷۶۸۱۔

مسل نمبر ۲۴۵۶۹

میں سیدہ نصرت جہاں بیگم زوجہ عبدالواحد صاحب زیدی قوم سید ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶۵ مستعمر اسٹریٹ شام نگر چوبرجی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۷۰۰/- روپے

(۲) زیور کانٹے ایک تولہ بالیاں چھ ماشے کل وزن ۱½ تولہ مالیتی ۱۸۰۰/- روپے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ بیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- سیدہ نصرت جہاں ۳۰ چوبرجی شام نگر لاہور۔

گواہ شد ۱ :- محمد نصیر خاں وصیت ۲۲۶۶۹۔

گواہ شد ۲ :- سید طارق وسیم زیدی پسر موصیہ شام نگر چوبرجی لاہور

اعلانات نکاح

میری بیٹی شاہدہ بیگم ایم۔ اے کا نکاح ہمراہ عزیزم سردار اسد زمان خان بی ایس سی انجینئر ابن سردار گل زمان خان صاحب سے بعوض حق مہر پندرہ ہزار روپے مکرم حاجی خلیل الرحمٰن خان صاحب مولوی فاضل نے میرے مکان پشاور یونیورسٹی ٹاؤن پر بروز جمعرات مورخہ ۲۷ نومبر پڑھا۔ اور بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ رخصتانہ کی دعا بھی حاجی صاحب موصوف نے کرائی۔ اور اسطرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ برات اسلام آباد سے آئی تھی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(خان زادہ محمود احمد خان آف اسمٰعیلیہ۔ مردان)

میرے بیٹے عزیزم ظہور احمد خان بعمر ۲۸ سال کا نکاح ہمراہ بشریٰ حبیب بنت حبیب احمد مرحوم بحق مہر دس ہزار روپے مکرم حاجی خلیل الرحمٰن خان صاحب نے بر مکان حبیب احمد صاحب مرحوم پشاور شہر بعد نماز مغرب مورخہ ۲۷ نومبر کو اعلان فرمایا۔ دوسرے دن بعد نماز جمعہ چار بجے تقریب شادی عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب مثمر اور ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

منظور احمد صدر جماعت احمدیہ بازید خیل پشاور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت ضروری اعلان برائے انعامی تمغہ جات

۱۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۶۱ء سے ۱۳۶۰ء تک کے انعامات بطور طلائی و نقرئی تمغہ جات اجتماعات خدام الاحمدیہ مرکزیہ و لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں تقسیم فرمائے ہیں۔ اب یہ تقریب انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ پر منعقد ہوگی۔

۲۔ جملہ احمدی طلباء و طالبات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۸۰ء کے بعد ۱۵/۱۲/۸۰ تک جو بھی طالبہ یا طالب علم دنیا کے کسی بھی ملک میں کسی بھی بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحان میں اول۔ دوم، سوم آئے۔ وہ نظارت تعلیم کو بلا توقف فوری طور پر مطلع کرے۔ ایسی اطلاعات نظارت تعلیم میں زیادہ سے زیادہ ۲۰/۱۲/۸۰ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۳۔ ضروری ہوگا کہ اس سلسلہ میں متعلقہ بورڈ یا یونیورسٹی کے ذمہ دار افسر کی طرف سے سرٹیفکیٹ امیر صاحب جماعت متعلقہ کی وساطت سے ان کی رپورٹ کے ساتھ بھجوایا جائے

۴۔ اس سرٹیفکیٹ میں صراحت سے ذکر ہو کہ طالبہ یا طالب علم مذکور نے کل اتنے نمبروں میں سے اتنے نمبر حاصل کر کے اول دوم یا سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ شائع شدہ نتیجہ کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھی حتی الوسع ضرور بھجوائی جائے۔

۵۔ طالبات جو صرف طالبات میں اول دوم یا سوم پوزیشن بورڈ یا یونیورسٹی میں حاصل کریں وہ بھی ان انعامی تمغہ جات کی مستحق ہوں گی۔ بشرطیکہ وہ کل طلباء اور طالبات میں پہلی بیس پوزیشنوں کے اندر آتی ہوں۔ اس امر کے لئے بھی تصدیقی سرٹیفکیٹ آنا ضروری ہے۔

۶۔ بی۔ اے / بی۔ ایس سی آنرز (سہ سالہ کورس) کے طلباء ان تمغہ جات کے تب مستحق ہوں گے۔ اگر وہ بی۔ اے / بی ایس سی کے متعلقہ مضمون کے امتحان میں اول دوم یا سوم آنے والوں کے کم از کم برابر فی صدی مارکس حاصل کریں۔ انہیں اس بارہ میں بھی حسب بالا بورڈ یا یونیورسٹی سے سرٹیفکیٹ بھجوانا ضروری ہوگا۔

۷۔ اطلاع دینے والے طلبہ اپنا پورا پتہ لکھیں۔ نیز فون نمبر بھی۔ جس پر ان سے رابطہ ہو سکتا ہو۔ (اگر ایسا ممکن ہو)

۸۔ امیدواران انعام کا (جو اپنے نام بھجوائیں) فرض ہوگا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۲۲/۱۲/۸۰ تک نظارت تعلیم سے رابطہ پیدا کریں۔ تا انہیں انعامات کے بارے میں آخری فیصلے نیز دیگر ضروری معلومات سے مطلع کر دیا جائے۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

ایک احمدی طالب علم کی کامیابی اور درخواست دعا

امریکہ سے موصول شدہ ٹیلی گرام کے مطابق عزیزم برادرم فیق الرحمٰن نیر کو WYOMING STATE UNIVERSITY کی طرف سے کمیونیکیشن انجینئرنگ میں ان کے ریسرچ تھیسس کی بنا پر ایم ایس سی کی اعلیٰ ڈگری عطا کی گئی ہے الحمد للہ

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم عزیز کی اس اعلیٰ کامیابی کو مزید کامیابیوں اور کامرانیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین

حبیب الرحمٰن ساجد لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھئے
ہمارے کسی بھی نفع بخش پراجیکٹ میں
محفوظ سرمایہ کاری کیجئے۔
الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۲۲
۶۹۹ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۶۷ سی نیو مسلم ٹاؤن لاہور فون ۵۵۴۶۱۶

احباب جماعت احمدیہ سے گزارش

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص اور اموال میں برکت دے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلان منجانب نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ

بیشتر جماعتوں نے نظارت ہذا کی طرف سے بھجوائے گئے سہ ماہی رپورٹ فارم تاحال پُر کر کے نہیں بھجوائے۔ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی جماعتوں کو خصوصی توجہ سے سہ ماہی رپورٹ فارم پُر کر کے مکمل ایڈریس کے ساتھ جلد از جلد نظارت کو بھجوانے کی تلقین فرمائیں۔ (نائب ناظر اعلیٰ)

ایم ایس سی فزکس میں داخلہ

ایم۔ ایس سی فزکس میں داخلہ کے لئے کالج کے دفتر سے دستیاب مقررہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں ہمراہ مصدقہ نقول اسناد کالج کے دفتر میں دس دسمبر ۱۹۸۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو ۱۵ دسمبر ۱۹۸۰ء کو بوقت ۱۱½ بجے قبل دوپہر فزکس ڈیپارٹمنٹ نیو کیمپس میں لئے جائیں گے۔

دستخط / پرنسپل گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ

(بحوالہ نوائے وقت ۲۹/۱۱/۸۰)

ضروری اعلان

۶ دسمبر ۱۹۸۰ء کو پریس میں خرابی کی وجہ سے ربوہ میں اخبار الفضل تقسیم نہیں ہو سکا ایسی صورت حال کبھی کبھار درپیش آجاتی ہے۔ ادارہ امید کرتا ہے کہ احباب کرام اس قسم کی مشکل صورت حال میں حسب معمول تعاون فرماتے رہیں گے۔

جزاکم اللہ

(منیجر الفضل)

مشہور دواخانہ
کی طرف سے
جلسہ سالانہ
کے ایام میں عورتوں کا شعبہ
باقاعدہ مصروف عمل ہوگا۔
انشاء اللہ تعالیٰ
منیجر مشہور دواخانہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون ۶۳۸

خطرناک چارہ بے خطر ڈالئے
بشرطیکہ آپ کے پاس
اکسیر الچارہ
کا سٹاک موجود ہو۔ قیمت فی پیکٹ ۲/ روپے
درجن ۱۸/- روپے گرس ۲۰۱/۶۰ روپے
علاوہ پوسٹ
کیور ویٹو ویٹرنری گائیڈ مفت حاصل کریں
کیور ویٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
— رجسٹرڈ پاکستان —
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔
فون ۶۰۷/۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہو الشافی
قادیان کا قدیمی اور مشہور عالم تحفہ
لکھ مہور رجسٹرڈ — مطب شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار راولپنڈی
پیچیدہ امراض کا شافی علاج
عورتوں مردوں اور بچوں کی